جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

منظوم خراجِ عقیدت بحضور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

المعروف

مناقب حق چار یار

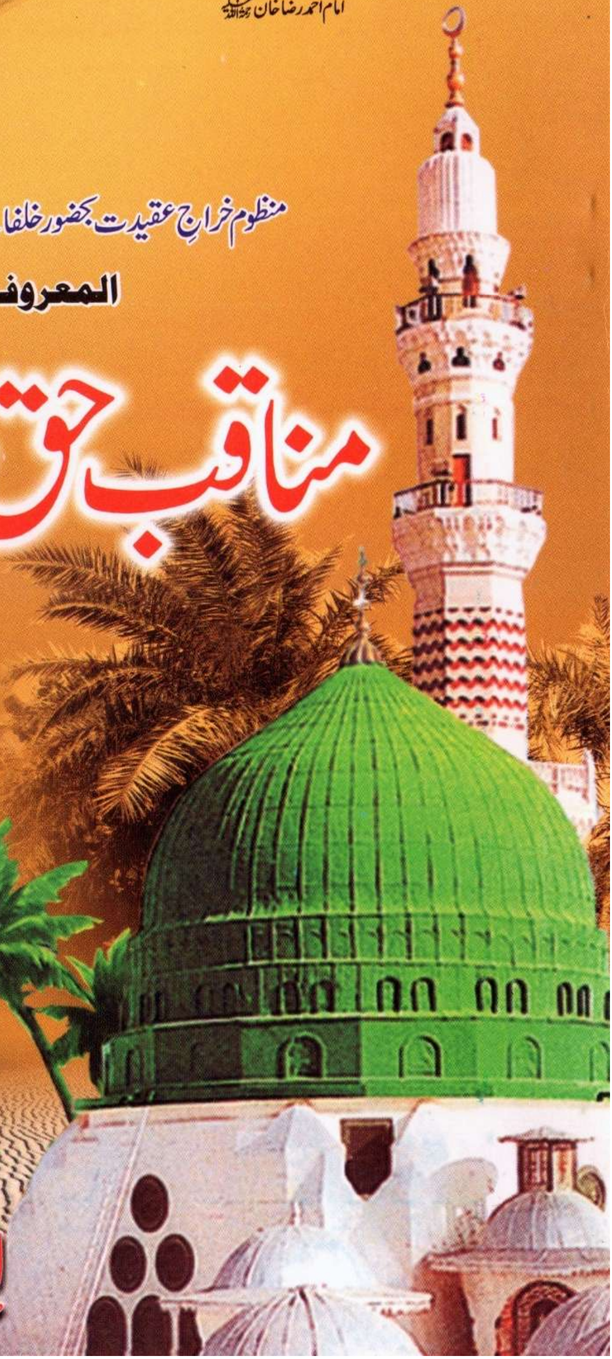

مرتبہ

مولانا علم الدین کوکب

اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ: اَبُوْ بَکْرٍ، عُمَرُ، عُثْمَانُ، عَلِیٌّ

(نور الابصار ص ۵، رواہ احمد فی فضائل الصحابہ ص ۶۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے دل میں ان چار کی محبت اکٹھی جمع ہوتی ہے۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی

منظوم خراجِ عقیدت بحضور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

المعروف

مناقب حق چار یار

جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان)

مرتبہ

مولانا علم الدین کوکب

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب	....	مناقب حق چار یار
مرتب	....	مولانا علم الدین کوکب
کمپوزنگ	....	محمد سعید مبشر (فیصل آباد)
نظر ثانی	....	مفتی محمد ریاض طاہر سعیدی (برطانیہ)
تزئین واہتمام	....	محمد ناصر الہاشمی حفظہ اللہ تعالیٰ
ناشر	....	مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز (دینہ)
صفحات	....	72
سن اشاعت	....	اپریل 2013
قیمت	....	120روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ

0544-630177,0321-7641096,0333-5833360

Email ahlusunnapublication@gmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرک اے فیصل آباد 0412-626046

مکتبہ حق چار یار مرضی پورہ فیصل آباد 0345-7792602

مکتبہ فیض رضا جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ فیصل آباد

عکس جمال

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	8
2	خاص الخاص	9
3	ابوبکر وعمر عثمان وحیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم	10
4	حق چار یار	12
5	اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہ	13
6	دوھڑے	14
7	قطعے	15
8	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سلام کانذرانہ عقیدت	16
9	رفیق نبوت	17
10	المدد المدد صدیق اکبر المدد	19
11	مصدِّق اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	20
12	یارِ غارِ رحمۃ للعالمین ﷺ	21
13	بنا دفن مدینہ میں	22
14	رازدارِ نبوت	23

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
15	مشکلاتِ راہِ دیں میں رہنمائی تو نے کی	24
16	صاحبِ حق الیقین	25
17	سلام حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے حضور	26
18	چھا رہی ہیں ملتِ بیضا پہ غم کی بدلیاں	27
19	مرتبہ دان حمد ﷺ	28
20	محمد رسول خدا دے امر تھیں امامت کرائی اے صدیق اکبر	29
21	نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	30
22	عظمتِ اسلام کو دنیا میں بچایا کس نے	31
23	نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	32
24	ہوئے فاروق وعثمان وعلی جب داخلِ بیعت	33
25	گلشنِ مصطفیٰ کا پھول کہوں	34
26	خلقِ محمد کے ہیں مظہر	35
27	پیشوائے مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	36
2	امام اکبر ؓ صدیق اکبر ؓ	38
29	بعد نبیاں دے ہے شان صدیق دا	39
30	منقبت حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ	40

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
31	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں سلام کا نذرانہ عقیدت	42
32	مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	43
33	دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	44
34	دعائے مستجاب	45
35	فاتحِ بیت المقدس	46
36	حکمرانوں کے وہ مقتدا ہیں	47
37	حاجت روا فاروق اعظم سا	48
38	ہے شاہد جن پہ قرآں حضرتِ فاروق اعظم ہیں	49
39	وقارِ خلافت ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	50
40	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں سلام کا نذرانہ عقیدت	51
41	نورِ نظرِ نبی کے درباں بنے کھڑے ہیں	52
42	بابِ سخا	53
43	مردِ کامل صاحبِ عرفان عثمانِ غنی	54
44	الفتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ	55

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
45	اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا رضی اللہ عنہ	56
46	دامادِ مصطفیٰ ذوالنورین رضی اللہ عنہ	57
47	حق تعالیٰ کی رضا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں	58
48	ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی	59
49	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں سلام کا نذرانہ عقیدت	61
50	سہارا علی علی	62
51	سوئے نجف سوئے نجف جا	63
52	نورِ نظر ہے خاص رسالت مآب کا	64
53	بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع البحرین کا رتبہ	65
54	ماہِ صیام آیا تیری یاد آگئی	66
55	ہے حق کی عبادت زیارت علی کی	67
56	چار کا پرچار	68
57	چار ہی چار	70

حکیم الامت حضور قبلہ **مفتی احمد یار خاں** نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

چار رُسل فرشتے چار چار کتب ہیں دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک و باد سب کا انہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرا ختم ہے چار یار میں

لطف کی بات یہ ہے کہ پورے قرآن میں لفظ محمد ﷺ چار مرتبہ آیا اور لفظ محمد ﷺ میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ ہی جانے کہ چار کی کیا خصوصیت ہے۔

نکتہ:

نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار، رسول تین سو تیرہ، الوالعزم رسول چار ہیں۔ ان میں افضل الرسل ایک ہیں۔ صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار، اصحاب بدر تین سو تیرہ ہیں۔ پھر چار خلفاء اُن چار میں۔ پھر افضل بشر بعد الانبیاء صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

(مراۃ ۷:۶۱۳)

پیش لفظ

علمائے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ بھی حق ہے اس کا رسول بھی حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں خلفاء بھی حق ہیں۔ لیکن افسوس کہ رافضی، خلفائے ثلاثہ ﷺ کو برحق نہیں مانتے اور خارجی خلیفہ چہارم حضرت علی ﷺ کو خلیفہ برحق نہیں مانتے۔

ایک خارجی نے لکھا ہے:

چند سالوں میں منظم طور پر حق چار یار کی اصطلاح کی تخلیق کر کے دین میں ایک نئی غلیظ قسم کی بدعت کا اضافہ کیا گیا۔ (خلافت راشدہ ص ٥٤)

اِن حالات کے پیش نظر جو صحیح العقیدہ سنی حنفی بریلوی ہے اس کو چاہیے کہ ہر پروگرام میں نعرہ رسالت کے بعد ''نعرہ خلافت یا نعرہ تحقیق حق چار یار'' کو پرزور اور پر جوش طریقہ سے لگائے تا کہ رافضی وخارجی دونوں سے اظہار بیزاری ہو اور خلفائے اربعہ سے اظہار عقیدت ہو۔

دوسرا یہ کہ اکثر محافل میلاد ونعت خوانی میں نعت پڑھنے والے کہتے ہیں ''فرمائش آئی ہے کہ دو شعر مولا علی کی شان میں'' اور اُن میں اکثر نعت خواں قوال شیعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے خبردار اگر کوئی پڑھنا چاہتا ہے تو آپ کہیں کہ ہم صرف حضرت علی کو نہیں مانتے بلکہ سب کو مانتے ہیں تو ترتیب وار شروع کریں۔ پہلے دو شعر حضرت صدیق اکبر، دو شعر فاروق اعظم، دو شعر عثمان غنی پھر دو شعر مولا علی کی شان کے پڑھیں۔

یاد رکھیے! صرف اور صرف حضرت علی ﷺ کو ماننا ہی رافضیت ہے اور چاروں کو برحق ماننا اور سب کو ماننا ہی سنّیت ہے اور یہی برحق ہے۔

خاص الخاص

چار یار اس کے ہیں چاروں حق
ساری امت پر وہ رکھے ہیں سبق

ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علی
دوست پیغمبر کے اور حق کے ولی

چاروں پیغمبر کے ہیں برحق وزیر
ملک اسلام اُن سے ہے رونق پذیر

زیب ایوانِ شریعت ہیں یہ چار
رونقِ باغ طریقت ہیں یہ چار

ہیں یہ ملک معرفت کے شہرِ یار
ہیں حقیقت کے چمن کی یہ بہار

قلعہ دیں کی ہیں یہ دیوار چار
ملتِ حق کی ہیں یہ انہار چار

جو کوئی اُن سے ہوا بد اعتقاد
ہے دو عالم میں وہ بے شک نامراد

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رفیقِ مصطفیٰ صدیق اکبر عمر عدل مجسم فیض سراسر
غنی بحرِ سخاوت کے شناور علی دُرجِ خلافت کے ہیں گوہر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

حقیقت میں عتیق النار ہیں وہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار ہیں وہ
شہیدِ جذبہ ایثار ہیں وہ علی حیدرِ کرار ہیں وہ
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

حبیب احمد مختار ہیں وہ نبی کے عاشق و دلدار ہیں وہ
سخاوت میں بڑی سرکار ہیں وہ وقارِ آلِہ الاطہار ہیں وہ
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

ابوبکر عاشقِ محبوب اکرم عمر اسلام کے فاروق اعظم
ہیں ذوالنورین عثمانِ مکرم علی شیر خدا ہر دو عالم
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

وزیرِ خسروِ ارض و سما وہ مشیر تاجدارِ انبیاء وہ
قمر کانِ حیا جانِ وفا وہ درِ شہرِ علومِ مصطفیٰ وہ
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

محمد یزدانی

جہاں میں جو آئینہ دار نبی ہیں حقیقت میں وہ چار یار نبی ہیں
رفیقِ نبی غم گسارِ نبی ہیں فدائے نبی جاں نثارِ نبی ہیں
بڑا اُن کا رُتبہ ہے اللہ اکبر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ چاروں خلافت کے مسند نشیں ہیں یہ چاروں اراکینِ دین مبیں ہیں
یہی باغبانِ ریاضِ یقیں ہیں یہی راز دارِ رسولِ امیں ہیں
یہ محبوب سرور یہ مقبول داور
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ پروانے ہیں شمع بزمِ حرا کے فدائے نبی اور مقرب خدا کے
نمونے ہیں یہ سیرتِ انبیاء کے یہ پُتلے وفا کے یہ پیکر حیا کے
یہ عدلِ مجسم یہ صدقِ مصور
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ معراجِ ایماں کے ہیں چار زینے یہ چاروں میں تاجِ شرف کے نگینے
مجلّٰی ہیں انوار سے اُن کے سینے سنوارا ہے ان کو جمال نبی نے
مُزکّی مُصفّٰی مُقدّس مُطہر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

الٰہی تڑپتی ہے جب تک رگِ جاں محبت رہے اُن کی سینے میں رقصاں
وِلا اُن کی ہے جانِ روحِ ایماں خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں
رہے تادمِ مرگ میری زباں پر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

حق چار یار

حق تعالیٰ کے قلندر چار یار ملک و ملت کے سکندر چار یار
عظمتِ توحید و سنت کے امیں عدل و احساں کے سمندر چار یار
نازشِ اہل زمین و آسماں ہر دو عالم کے ہیں چندر چار یار
تاجدارِ بزمِ عرفان و سلوک وارثِ محراب و منبر چار یار
ہیں حقیقت میں امیر المومنین دشتِ الفت کے غضنفر چار یار
ہیں یہ لاثانی و لافانی مگر بوئے حق سے ہیں معنبر چار یار
مرتضیٰ عثمان ابوبکر عمر کشتی وحدت کے لنگر چار یار
ملتِ اسلام کے روشن چراغ ہیں رگِ باطل پہ خنجر چار یار
دور ہو کر بغض سے نقوی کہو
مرکزِ دینِ پیغمبر چار یار

اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہ

اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہ
گر چاند محمد ہیں تو ستارے ہیں صحابہ
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے
مدینے کے در و دیوار اور بازار اچھے ہیں
گلوں کا ذکر کیا کیجئے وہاں کے خار اچھے ہیں
میرے آقا کے سب ساتھی تو اچھوں سے بھی اچھے ہیں
سلائے ہیں جو پہلو میں وہ دونوں یار اچھے ہیں
صدیق عکسِ حُسنِ جمالِ محمد است
فاروق ظلِ جاہ و جلال محمد است
عثمان ضیائے شمعِ جمالِ محمد است
حیدر بہارِ باغ خصالِ محمد است

دوھڑے

ہے منکر جہدے دل دے اندر نہیں عشق صدیق ولی دا
اوہ بھی جان ایمان تو خالی جہڑا دشمن عمر جری دا
جنت کدی نہ جاسی جس نوں نیں پیار عثمان غنی دا
اعظم اوہ بھی وڈا کافر جہڑا نیں حُب دار علی دا

چارے یار نبی دے سوہنے کوئی دِسےّ نہ چاراں ورگا
نہ اس دھرتی پیدا کیتا کوئی انہاں یاراں ورگا
نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہوسی انہاں جان نثاراں ورگا
اعظم شان صدیق کی دساں اکو یار ہزاراں ورگا

قطعے

قرآن میں حق نے خطبہ پڑھا چار یار کا
کتنا بلند رتبہ ہوا چار یار کا
سردارِ انبیاء کے یہ مسند نشیں ہوئے
ڈنکا بجے جہاں میں نہ کیوں چار یار کا

دشمن میں دیکھتا ہوں جسے چار یار کا
جی چاہتا ہے نوچ لوں منہ اس گنوار کا
قرآن نے ان کو ثانی اثنین کہہ دیا
ثانی نہیں خدا کی قسم یار غار کا

اسلام کی عظمت کے نگہبان ہیں چاروں
قرآن کے شاہد دلِ قرآن ہیں چاروں
تبلیغِ شریعت میں جو کوشاں رہے ہیں
کیوں کر نہ کہوں میں کہ یہ ایمان ہیں چاروں

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
کا بارگاہِ صدیق اکبر ﷺ میں سلام کا نذرانہ عقیدت

سایۂ مصطفیٰ مایہ اصطفا
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

درمدح
خلیفہ اوّل بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر مبارک: ۶۳ برس
دورِ خلافت: دوسال تین ماہ گیارہ دن
وصال مبارک: ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ
مزار شریف: پہلوئے مصطفیٰ گنبد خضراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفیق نبوت

علامہ اقبال کا خراجِ عقیدت بحضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اِک دِن رسول پاک نے اصحاب سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار
ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمر اُٹھے
اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار
دِل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیق سے ضرور
بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار
لائے غرض کہ مال رسول امیں کے پاس
ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار
پوچھا حضور سرور عالم نے اے عمر
اے وہ کہ جوشِ حق سے تیرے دِل کو ہے قرار
رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا
مسلم ہے اپنے خوش و اقارب کا حق گزار
کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ ملت بیضاء پہ ہے نثار
اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار
بولے حضور چاہیے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانے کو چراغ بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

المدد المدد صدیق اکبر المدد

ہم پر ہے احساں آپ کا صدیق اکبر المدد
جاری ہے فیضان آپ کا صدیق اکبر المدد
آپ اَمَنّ النّاس ہیں آقا کا یہ فرمان ہے
امت پہ احساں آپ کا صدیق اکبر المدد
ہے آپ کی صدیقیت مختُوم از وحی الہ
ظاہر ہے عنواں آپ کا صدیق اکبر المدد
وہ دین سے خارج ہوا جس نے نہ مانا آپ کو
شاہد ہے قرآں آپ کا صدیق اکبر المدد
سب نیکیاں قرباں کریں فاروق اعظم آپ پر
رتبہ ہے ذی شاں آپ کا صدیق اکبر المدد
صدقہ رسول پاک کا ہم کو بھی کر دیجئے عطا
جیسا ہے ایقاں آپ کا صدیق اکبر المدد
عثمان، علی کا واسطہ طیبہ میں پھر بلوایئے
حافظ ہے حسّاں آپ کا صدیق اکبر المدد

مصدِّقِ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلّم ہے محمد سے وفا صدیق اکبر کی
نہیں بھولی ہے دنیا کو ادا صدیق اکبر کی.
اب اس سے بڑھ کر کیا ہو گی ثنا صدیق اکبر کی
نبی تعریف کرتے تھے سدا صدیق اکبر کی
رسول اللہ کے لطف و کرم سے یہ ملا رتبہ
مدد کرتا رہا ہر دم خدا صدیق اکبر کی
یہ خود ایک صدق ہے کوئی اگر اس راز کو جانے
صداقت ہی صداقت تھی صدا صدیق اکبر کی
جو اُن کا ہے رسول اللہ اس کے ہیں خدا اس کا
ولایت کا وسیلہ ہے ولا صدیق اکبر کی
کمی کیسی نصیؔر اُن کے مدارج میں مراتب میں
بڑی توقیر ہے نام خدا صدیق اکبر کی

یارِ غارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

یارِ غارِ رحمۃ للعالمین ﷺ
جاں نثارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وہ سراپا اسوہ ختمِ رُسل
پیرو کارِ رحمۃ للعالمین

حق نگر اہل نظر رمز آشنا
راز دارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

خُلق میں ایمان میں ایثار میں
ہم شعارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

نقشِ پا سے اور ضو افروز کی
رہ گزارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

دے گئی ہے رازؔ رحمت کی نوید
یادِ یارِ رحمۃ للعالمین ﷺ

بنامدفن مدینہ میں

خدا نے کس قدر افضل کیا صدیق اکبر کو
نبی کے بعد کا رتبہ دیا صدیق اکبر کو
نظر جوں ہی صحابہ پر پڑی مختارِ احمد کی
تو دستِ راست اپنالے لیا صدیق اکبر کو
الٰہی اُن کے احسانوں کا بدلہ تو ہی دے اُن کو
نبی اس طرح دیتے تھے دعا صدیق اکبر کو
بنے داماد اِن کے رحمۃ للعالمین دیکھو
مِلا اعزاز یہ کتنا بڑا صدیق اکبر کو
یقیناً مومنوں کی ماں ہے جب صدیق کی بیٹی
تو کس منہ سے کہیں مومن بُرا صدیق اکبر کو
بنا مدفن مدینہ میں رسول اللہ کے پہلو میں
نہیں کرتے محمد بھی جدا صدیق اکبر کو
ہمارا ہے تعلق اہل سنت و جماعت سے
خلوصِ دل سے مانا پیشوا صدیق اکبر کو
عقیدت مند ہم انورؔ ہیں یارانِ محمد کے
کریں گے پیش نذرانے سدا صدیق اکبر کو

رازدارِ نبوت

نبوت کا غمخوار صدیق اکبر
رفیقِ وفا دار صدیق اکبر

شناسائے حق رازدارِ نبوت
صداقت کا معیار صدیق اکبر

صحابی ہے ہر کوئی سالارِ اُمت
صحابہ کا سالار صدیق اکبر

فدائی ہیں ختم نبوت کے ہم سب
ہے پہلا فدا کار صدیق اکبر

کبھی دین حق کے لئے رزم آرا
کبھی مونسِ غار صدیق اکبر

ہر اک شے تصدق ہے پائے نبی پر
ہے تاریخِ ایثار صدیق اکبر

مجھے فخر اس بات پر ہے کہ میں ہوں
تمہارا رضا کار صدیق اکبر

حکیم افتخار فخر

مشکلاتِ راہِ دیں میں رہنمائی تو نے کی

مشکلاتِ راہِ دیں میں رہنمائی تو نے کی
جب کوئی آفت پڑی عقدہ کشائی تو نے کی

ایک اِک گردن کو دی طوقِ غلامی سے نجات
ایک اِک مظلوم کی حاجت روائی تو نے کی

انجمن سے جب وہ جانِ عاشقاں رخصت ہوا
زمرۂ اہل وفا کی پیشوائی تو نے کی

کشتیِ اسلام سے ٹکرائی کیا کیا موجِ تند
ایسی نازک ساعتوں میں ناخدائی تو نے کی

دین کے ہر مرحلے میں حق ترے ہمراہ تھا
حق شناسی حق پرستی حق نمائی تو نے کی

زندگی کے بعد بھی رنگِ تقرب ہے وہی
اپنے ساتھی سے رفاقت انتہائی تو نے کی

قوم کے اَذہان پر اَفکار پر اعمال پر
اپنی سیرت کے سبب فرمانروائی تو نے کی

عاصی کرنالی

صاحبِ حق الیقین

رسالت کی صداقت کے شانِ اولین تم ہو
یہی اِک حرفِ حق ہے صاحبِ حق الیقیں تم ہو

اسی باعث شرف بخشا گیا تم کو امامت کا
حقیقت میں خلیلِ سرورِ دنیا و دیں تم ہو

جسے محبوبِ حق نے آگ سے محفوظ فرمایا
خدا شاہد ہے وہ آسودہ خلدِ بریں تم ہو

تمھی صدیق ہو اور والدِ صدیقہ بھی تم ہو
نبی کے ورثۂ رشد و ہدایت کے امیں تم ہو

اَمَنّ الناس کا خلعت ملا کس کو دنیا میں
سعادت جس کو یہ حاصل ہوئی وہ بالیقیں تم ہو

نبی کو ناز تھا جس کی رفاقت اور محبت پر
وہ جس پر فخر ہے ملت کو وہ مسند نشیں تم ہو

جہاں ارشاد فرما تھے رسول اللہ وہاں تم تھے
جہاں آرام فرما ہیں رسول اللہ وہیں تم ہو

سلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور

السلام اے آئینہ دارِ صداقت السلام　　السلام اے مشعلِ نورِ ہدایت السلام
السلام اے رونقِ بزمِ خلافت السلام　　السلام اے معدنِ جودوسخاوت السلام
السلام اے حاملِ روحِ مؤدب السلام　　السلام اے پرتوِ حسنِ رسالت السلام

آپ ہیں صدق مجسم آپ پر لاکھوں سلام
اے ابوبکر معظم آپ پر لاکھوں سلام

السلام اے مصدرِ فیض وعطا صدیق پاک　　السلام اے جانشینِ مصطفیٰ صدیق پاک
السلام اے نائبِ بدرالدجیٰ صدیق پاک　　السلام اے عاشقِ خیرالورا صدیق پاک
السلام اے حاملِ نورِ خدا صدیق پاک　　السلام اے سرمہ چشمِ ولا صدیق پاک

اے امین صدق عالم آپ پر لاکھوں سلام
اے ابوبکر معظم آپ پر لاکھوں سلام

آپ ہیں بزمِ صحابہ میں مثالِ ماہتاب　　آپ ہیں چرخِ خلافت کے درخشاں آفتاب
آپ کا ہر لفظ عرفان وطریقت کی کتاب　　آپ کے نورِ صداقت سے ہے دنیا فیضاب
چھیڑتا ہوں یادیں جب آپکی دل سے رباب　　خودکو پاتا ہوں جہانِ معرفت میں کامیاب

مشعلِ دین مسلم آپ پر لاکھوں سلام
اے ابوبکر معظم آپ پر لاکھوں سلام

چھارہی ہیں ملتِ بیضا پہ غم کی بدلیاں

چھارہی ہیں ملتِ بیضا پہ غم کی بدلیاں — دل میں ہے اسلام آنکھوں میں ہے باطل کا دھواں
بے سرو و سامانیاں بھی الحفیظ و الاماں — ایک دنیا ہی نہیں گردش میں ہیں سات آسماں
ہو ہمارے حال پر بھی اک نظر اے مہرباں — پھر قیادت ہو ہماری اور ہو سارا جہاں

ہوں تصدق آپ پر ہم آپ پر لاکھوں سلام
اے ابوبکر معظم آپ پر لاکھوں سلام

چاہتا ہے ایک مدت سے جو حضرت کا قریب — ایک زاہد ہے رہین گردشِ دوراں غریب
آپ کا اس پر یہ ہو جائے اگر لطفِ عجیب — ایک جانِ ناتواں کا جاگ جائے گا نصیب
آپ ہیں شانِ مؤدب آپ تسکینِ حبیب — آپ کو شاہِ دو عالم کا تقرب ہے نصیب

اے معین فخرِ عالم آپ پر لاکھوں سلام
اے ابوبکر معظم آپ پر لاکھوں سلام

صوفی عبدالوہاب زاہدؔ

مرتبہ دان محمد ﷺ

اللہ اللہ دہر میں صدیق اکبر کا مقام
خود رسولِ پاک بھی کرتے تھے ان کا احترام

ناز تھا جن کی رفاقت پر رسول اللہ کو
اپنا رہبر مانتے تھے جن کو اصحابِ کرام

حق بیاں رمز آشنا آگاہِ آدابِ حرم
مرتبہ دان محمد صاحب خیر الانام

آپ نے کی ہے محمد سے وفا ہر حال میں
اس لئے لیتی ہے دنیا آپ کا عزت سے نام

فیضِ صحبت سے رہی سرشار جن کی زندگی
الفت خیر الورا سے جن کا دل تھا شاد کام

تربیت پائی تھی سائے میں نبی کے آپ نے
لطف چشم مصطفیٰ تھا عام جن پر صبح و شام

آج کے دن ان کی خدمت میں ہوا اصغر نثار
پیش کرتے ہیں خلوص دل سے اہل دل سلام

اصغر نثار قریشی

محمد رسول خدا دے امر تھیں امامت کرائی اے صدیق اکبر

محمد رسول خدا دے۔ امر تھیں امامت کرائی اے صدیق اکبر
صحابہ تے مشکل کشا سارے پچھے عجب شان پائی اے صدیق اکبر

جہدا ذکر آیا اے دسویں سپارے جنہیں غار وچ کیتے رَج رَج نظارے
پئے ڈنگ تے ڈنگ سَپ نے سی مرے نظر نہ ہٹائی اے صدیق اکبر

جنہوں نال رکھیا نبی مصطفیٰ نے بشارت بہشتاں دی دتی خدا نے
جہدی بیعت کیتی علی مرتضیٰ نے تے یاری نبھائی اے صدیق اکبر

ابوبکر ساتھی نبی دے سفر دا اُحد اتے خندق حنین و بدر دا
محمد ﷺ دا ساتھی قبر تے حشر دا نہ جھلی جدائی اے صدیق اکبر

ہے صدیقؓ یوسفؔ صداقت دا تارا تے قصرِ خلافت دا روشن منارا
نبی دا دلارا خدا دا پیارا مجسم صفائی اے صدیق اکبر

حضرت یوسف نگینہ

نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑا ہی مرتبہ اونچا ملا صدیق اکبر کو
ہے کرتا یاد قرآں میں خدا صدیق اکبر کو

رکھا ہے ساتھ اپنے قبر میں بھی شاہ عالم نے
کرے پھر کون آقا سے جدا صدیق اکبر کو

رسولِ پاک نے معراج کی تصدیق کرنے پر
لقب صدیق اکبر کا دیا صدیق اکبر کو

لعاب اپنا لگا کر سرورِ عالم نے ایڑی پر
ہمیشہ کے لئے بخشی شفا صدیق اکبر کو

سفارش خضرؔ کی کر دیں کبھی دربارِ احمد میں
پیام اتنا تو دے دینا صبا صدیق اکبر کو

عظمتِ اسلام کو دنیا میں بچایا کس نے

عظمتِ اسلام کو دنیا میں بچایا کس نے
زورِ رِدّت کو زمانے سے مٹایا کس نے

اسودِ عنسی کو مار بھگایا کس نے
طلیحہ اسدی کو دور ہٹایا کس نے

یا تو صدیق کے اوصاف کا اقرار کرو
ورنہ لازم ہے کہ قرآن کا انکار کرو

نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
تیری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر کا
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضیاء میں مہر عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گو وجہِ ضیاء صدیق اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اَقویا صدیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہے اِتقا کہہ کے قرآن میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق وعثمان وعلی جب داخلِ بیعت

ہوئے فاروق وعثمان وعلی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدیق اکبرؓ کا

مقامِ خواب راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبرؓ کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبرؓ کا

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اِس محبت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبرؓ کا

حضرت مولانا حسن رضا برادر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

گلشنِ مصطفیٰ کا پھول کہوں

گلشنِ مصطفیٰ کا پھول کہوں
آپ کو نائب رسول کہوں
چاند جتنا بھی ہو حسیں اُس کو
آپ کی رہ گزر کی دھول کہوں
آپ نے جو کہا جہاں بھی کہا
زندگی کا اُسے اصول کہوں
آپ کی ذات کا جو منکر ہو
اُس کو ظالم کہوں جھول کہوں
آپ کا نام جس پہ ثبت نہ ہو
میں تو اس پھول کو ببول کہوں
جو لکھوں آپ کی ثناء کے سوا
میں اسے کاوش فضول کہوں

خلقِ محمد کے ہیں مظہر

خلقِ محمد کے ہیں مظہر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
عشق و محبت کے ہیں پیکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نورِ حق کے ہیں دیوانے شمعِ رسالت کے پروانے
نورِ نظر محبوب انور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سفر و حضر کے آپ ہیں ساتھی غار و مزار میں آپ ہیں ساتھی
پیکرِ الفت بندہ پرور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
فیض ہے پاتا اُن سے زمانہ احمدِ مرسل کا مستانہ
اُن کا منور قلب اطہر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
شہ کے نام پہ عزت پائی حق تک اُن کو ملی رسائی
شہر نبی کے وہ ہیں گوہر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
صدق و صفا میں کامل و اکمل مہر و وفا میں نوری افضل
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

پیشوائے مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ

یقیناً منبع خوف خدا صدیق اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرالوریٰ صدیق اکبر ہیں
بلا شک پیکر صبر و رضا صدیق اکبر ہیں
یقیناً مخزنِ صدق و وفا صدیق اکبر ہیں
نہایت متقی و پارسا صدیق اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہ اتقیا صدیق اکبر ہیں
جو یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر ہیں
وہی یارِ مزارِ مصطفٰی صدیق اکبر ہیں
طبیب ہر مریض لادوا صدیق اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدیق اکبر ہیں
امیر المومنین ہیں آپ امام المسلمین ہیں آپ
نبی نے جنتی جن کو کہا صدیق اکبر ہیں
سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرب ذات ہے اُن کی
رفیق سرورِ ارض وسما صدیق اکبر ہیں
عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی اعلیٰ ہیں
یقیناً پیشوائے مرتضٰی صدیق اکبر ہیں

امام احمد و مالک ، امام بو حنیفہ اور
امام شافعی کے پیشوا صدیق اکبر ہیں
تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں جو آپ
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صدیق اکبر ہیں
سبھی علمائے امت کے ، امام و پیشوا ہیں آپ
بلا شک پیشوائے اصفیا صدیق اکبر ہیں
خدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر ایک سے
فزوں تر بعد از کل انبیاء صدیق اکبر ہیں
ہلاکت خیز طغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
کیوں ڈوبے اپنا بیڑا نا خدا صدیق اکبر ہیں
بھٹک سکتے نہیں ہم، اپنی منزل ٹھوکروں میں ہے
نبی کا ہے کرم اور رہنما صدیق اکبر ہیں
گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو
طبیب اب بس مرے تو آپ یا صدیق اکبر ہیں
نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حشر میں حامی
محبّ شافعِ روز جزاء صدیق اکبر ہیں
نہ ڈر عطاؔر آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی تیرے مشکل کشا صدیق اکبر ہیں

امامِ اکبر ؓ صدیق اکبر ؓ

بہتری جس پر کرے فخر وہ بہتر صدیق
سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق

چمنستانِ نبوت کی بہارِ اول
گلشنِ دین کے بنے پہلے گل تر صدیق

بے گماں شمعِ نبوت کے ہیں آئینہ چار
یعنی عثمان و عمر حیدر و اکبر صدیق

سارے اصحابِ نبی تارے ہیں امت کے لئے
ان ستاروں میں بنے مہرِ منور صدیق

ثانی اثنین ہیں بوبکر خدا میرا گواہ
حق مقدم کرے پھر کیوں ہوں مؤخر صدیق

زیست میں موت سے اور قبر میں ثانی ہی رہے
ثانی اثنین کے اس طرح ہیں مظہر صدیق

اُن کے مداح نبی اُن کا ثناگو اللہ
حق ابوالفضل کہے اور پیغمبر صدیق

علم میں زہد میں بے شبہ تو سب بڑھ کر ہے
کہ امامت سے تری کھل گئے جوہر صدیق

اس امامت سے کھلا تم ہو امامِ اکبر
تھی یہ ہی رمز نبی کہتے ہیں حیدر صدیق

تو ہے آزاد سقر سے تیرے بندے آزاد
ہے یہ سالک بھی تیرا بندہ بے زر صدیق

حضرت مفتی احمد یار خاں گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

بعد نبیاندے ہے شان صدیق دا

بعد نبیاندے ہے شان صدیق دا
دیکھو رتبہ محمد دے دلدار دا
ثانی اثنین قرآن وچہ آ گیا
ڈٹھا ایثار جد غار دے یار دا

مرتبے سوھنا صدیق پاندا رہیا
چہرہ وہندا رہیا ماہِ انوار دا
اوہدی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا
ہر قدم تے اوہدا شان بڑھدا رہیا

پچھے اوہدے نمازاں اوہ پڑھدا رہیا
جو امام آپ ہے سارے سنسار دا
کیوں نہ اُسنوں امامِ صداقت کہواں
جَد کہ صدیق اکبر ہے سوہنے دا ناں

دھی اوہدی موموناں ساریاں دی اے ماں
کرم کیڈا ہے رب ستار دا
آ نہ صدیق دے ویریا جوش وچہ
آکھے صائم دے لگ جا تے رہو ہوش وچہ

ہے اوہ جلوہ فگن اوہدی آغوش وچہ
جو مالک ہے جنت دی گلزار دا

منقبت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صداقت کے امیں صدیق اکبر
امام المسلمیں صدیق اکبر
نبی کے بعد جو ہے سب سے افضل
ہے وہ سالار دیں صدیق اکبر
کہا فاروق و عثمان و علی نے
نبی کا جانشین صدیق اکبر
نظر آئے نبی کا حسن جس میں
ہے وہ ایسا حسیں صدیق اکبر
صدائے ثور یہ فرما رہی ہے
رئیس العاشقیں صدیق اکبر
خدا بھی معترف جس کا یہ ہے وہ
رفاقت کا نگیں صدیق اکبر
ہے اب بھی گنبدِ خضریٰ میں ہمراہ
نبی کا ہم نشیں صدیق اکبر
نہیں جس سا کوئی گوہر میسر
ہے وہ دُرِ ثمیں صدیق اکبر
بنا آئینِ دیں ہے کیفؔ کہہ دے
کہ یارِ غار ایں صدیق اکبر

منقبت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سکون قلب ہیں دل کا قرار ہیں صدیق — مثال موج نسیم بہار ہیں صدیق
نشان منزل حق مل گیا زمانے کو — رہ حیات میں روشن منار ہیں صدیق
نبی کے بعد ہے عالم میں مرتبہ ان کا — قسم خدا کی بڑے باوقار ہیں صدیق
ہر اک چیز لٹا دی نبی کے قدموں پر — جہان عشق و وفا کا وقار ہیں صدیق
ہوا نہ ان کو گوارا کبھی فراق رسول — مزار میں بھی قریب مزار ہیں صدیق
کسی مقام پر چھوڑا نہ ساتھ آقا کا — ہزار جان سے نبی پر نثار ہیں صدیق
نظر ہے محو جمال رخ حبیب خدا — فدائے جلوۂ رخسار یار ہیں صدیق
ملی ہے ان کو نبی سے نوید لَا تَحْزَنْ — ہے خود گواہ خدا یار غار ہیں صدیق
شگفتہ کیوں نہ ہوں دل ان کے ذکر سے افضل — کہ مؤمنوں کے دلوں کا قرار ہیں صدیق

محمد افضل کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں سلام کا نذرانہ عقیدت

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
تیغِ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

مرادِ رسول دامادِ بتول حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

مرادِ نبی دامادِ علی:

عمر مبارک: 63 برس: آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

دورِ خلافت: 10 سال 11 ماہ 4 دن

وصال مبارک: 26 ذوالحجہ کو نماز پڑھاتے ہوئے آپ پر حملہ ہوا۔ آپ کی شہادت یکم محرم کو ہوئی۔

مزار شریف: گنبدِ خضراء پہلوئے مصطفیٰ۔

مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعلیٰ نشاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد
اونچا بیاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

حبِ رسولِ پاک کے صدقے میں کیا عرب و عجم
سارا جہاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

وحی الٰہی آپ کی جو رائے سے نازل ہوئی
رتبہ عیاں ہے آپ کا فاروقِ اعظم المدد

وہ ہے کلاب نار سے جو بغض رکھے آپ سے
جو بدگماں ہے آپ سے فاروق اعظم المدد

جس رہ گذر پر آپ ہوں شیطان اُدھر جاتا نہیں
ایسا مکاں ہے آپ کا فاروقِ اعظم المدد

اغیار ہم پہ چھا گئے انصاف بھی ملتا نہیں
دُرّہ کہاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

صدقے میں پنجتن پاک کے حافظؔ کو دیں کچھ جرأتیں
یہ بے زباں ہے آپ کا فاروقِ اعظم المدد

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعائے محمد عطائے خدا ہے صحابہ کا سردار فاروق اعظم
جلالت کا پیکر ہے خوددار و غازی علی پاک کا یار فاروقِ اعظم
عمر ہے محبت کا ماہِ حسیں بھی فدائے جمالِ شہِ مرسلین بھی
امیر امیراں امامِ زمانہ ہے سطوت کا مینار فاروق اعظم
زمانے میں ہے عدل مشہور جس کا تھا قرآں و سنت ہی دستور اس کا
بڑی محنتوں سے سجایا جہاں میں ۔ عدالت کا گلزار فاروق اعظم
ہے قیصر کو کس نے رلایا عمر نے ہے کسریٰ کو کس نے بھگایا عمر نے
ہے باطل کو کس نے مٹایا عمر نے ہے اللہ کی تلوار فاروق اعظم
وِلا کی ہے تو شان جان وفا ہے تو فردوس والوں کا روشن دیا ہے
تیرے سارے دشمن ہیں لاریب ارذل ہیں سب قابل نار فاروق اعظم
برائے خدا از طفیلِ پیغمبر کرم کی نظر ابن خطابؓ مجھ پر
خضرؔ کی صدا ہے کہ منظور کرنا
یہ دو چار اشعار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

دعائے مستجاب

مثالی ہے جہاں میں زندگی فاروقِ اعظم کی
وہ عظمت اور پھر سادگی فاروق اعظم کی

دعائے مستجابِ حضرت ختم الرسل وہ ہیں
تعالٰی اللہ شانِ دلبری فاروق اعظم کی

وہ جن کا نام لینے سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں
پیامِ مرگِ ظلمت روشنی فاروق اعظم کی

جو عرفانِ محمد کی تمنا ہے تیرے دل میں
تو سیرت سامنے رکھ ہر گھڑی فاروق اعظم کی

وہ دانائے مقام واحترامِ آلِ پیغمبر
اُنھی کے واسطے تھی ہر خوشی فاروق اعظم کی

وہ جس کی بات تعمیری وہ جس کی ذات تسخیری
حقیقت بن کے اُبھری خواجگی فاروق اعظم کی

نصیر اعزازِ شاہی ایک ٹھوکر میں اُڑا دوں گا
اگر مل جائے مجھ کو چاکری فاروق اعظم کی

(نصیرالدین نصیر گولڑوی)

فاتحِ بیت المقدس

(عبدالحامد بدایوانی)

حق سے مانگا تھا نبی نے مَرد وہ میدان کا
مختصر قصہ ہے یہ فاروق کے ایمان کا

خدمتِ دین نبی میں وہ دکھائیں سطوتیں
آج بھی بھرتا ہے دم اسلام اُن کی شان کا

تذکرہ سن کر عمر کے عزوجاہ و شان کا
دل دہل جاتا ہے ہر شیطان و بے ایمان کا

یا عمر کے شور سے تھرا اٹھیں گے اہل شر
دل لرز جائے گا ہر کافر کا کفرستان کا

تو سراج اہل جنت ہے نبی کے فیض سے
نام روشن تجھ سے عالم میں ہوا عرفان کا

فاتحِ بیت المقدس حامی دین مبیں
خادم بابِ نبی مخدوم انس و جان کا

وہ تیری بخشش غریبوں پر یتیموں پر کرم
اک نمونہ تھا نبی کے خُلق کا احسان کا

تجھ سے پائی دولتِ اسلام روم و شام نے
سر جھکا ہے بارِ احسان سے تیرے ایران کا

بارگاہِ حضرت فاروق میں حامدؔ تجھے
عرض کرنا چاہیے کچھ حال اپنی جان کا

حکمرانوں کے وہ مقتدا ہیں

وہ مرادِ نبی مصطفیٰ ہیں خاتم الانبیاء کی دعا ہیں
عمر فاروق اعظم یقیناً مظہرِ شانِ خیر الوریٰ ہیں
دی نبی نے انہیں فکرِ کامل جس میں تائیدِ حق بھی ہے شامل
وہ نظامِ مصطفیٰ کی روشنی ہیں چلا ہیں ضیاء ہیں
اُن کے سائے سے شیطان بھاگے نام سن کر لرزتا ہے باطل
اُن کی ہیبت سے لرزاں و ترساں ساری دنیا کے اہل جفا ہیں
وہ ہیں نبوی سیاست کے پیکر کاروانِ اخوت کے رہبر
علم و عملِ مساوات میں بھی حکمرانوں کے وہ مقتدا ہیں
گر کھلا ہوتا بابِ نبوت عمر ہوتے نبی مکرم
ہے یہ فرمانِ شاہِ دو عالم جو نبی خاتم الانبیاء ہیں
دیکھ کر اُن کا دورِ حکومت فلسفی حکمراں محوِ حیرت
وہ سراپا اخوت محبت خادم القوم ہیں رہنما ہیں
آج کے دورِ جمہور میں بھی ہیں پریشان جمہور واجد
اِن پریشانیوں کا مداوا
حضرت عمر کے نقشِ پا ہیں

حاجت روافاروق اعظم سا

نہیں خوشی بخت محتاجانِ عالم میں کوئی ہم سا
مِلا تقدیر سے حاجت روا فاروق اعظم سا
تیرے جودوکرم کا کوئی اندازہ کرے کیونکر
تیرااِک اِک گدافیض وسخاوت میں ہے حاتم سا
تمہارے در سے جھولی بھر مرادیں لے کر اُٹھیں گے
نہ کوئی بادشاہ تم سا نہ کوئی بے نوا ہم سا
فدا اے اُمِ کلثوم آپ کی تقدیر یاور کے
علی بابا ہوا دولہا ہوا فاروق اکرم سا
مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
مِلا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالم سا
منائیں عید جو ذی الحجہ میں تیری شہادت کی
الٰہی روز و ماہ و سن انہیں گزرے محرم سا
حسنؔ در عالمِ پستی سر رفعت اگر داری
بیا فرقِ ارادت بر درِ فاروقِ اعظم سا

برادرِاعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

ہے شاہد جن پہ قرآں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں — چراغِ بزمِ عرفان حضرت فاروق اعظم ہیں
نمایاں آپ کی ہر ادا سے شانِ فاروقی — خدا کی تیغِ براں حضرت فاروق اعظم ہیں
رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا — عطاِ ربِ سبحان حضرت فاروق اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے دیں کیلئے اس پاک ستھرے کو — حبیبِ دیں داراں حضرت فاروق اعظم ہیں
کیوں نہ وہ ذات چمکے جس نے دین کو چمکایا — جہاں کے مہرِ تاباں حضرت فاروق اعظم ہیں
رہے گا نام اُن کا تا ابد روشن کونین میں — سپہر دین پہ رخشاں حضرت فاروق اعظم ہیں
عمر کافی نبی کو حَسْبُکَ اللّٰہ سے یہ ثابت ہے — ہے شاہد جن پہ قرآن حضرتِ فاروق اعظم ہیں
وہ عالم دبدبہ کا کانپتے ہیں قیصر و کسریٰ — ہے جن سے دین کی شان حضرتِ فاروق اعظم ہیں
خدا نے روم و فارس کے لٹائے ہیں مدینے میں — فیوضِ حق کے باراں حضرت فاروق اعظم ہیں
مسلماں رات بھر سوئیں عمرِ فاروق پہرا دیں — رعایا کے نگہباں حضرت فاروق اعظم ہیں
پکارا ساریہ کو اِک مہینہ کی مسافت سے — جسے ہر جا ہو یکساں حضرت فاروق اعظم ہیں

ہیں داماد علی و نازنینِ حضرت زھرہ
ہے سالک جن پہ نازاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

حضرت مفتی احمد یار خاں گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

وقارِ خلافت ہیں فاروق اعظمؓ

جمال رسالت ہیں فاروق اعظم — جلال نبوت ہیں فاروق اعظم
مجسم صداقت ہیں فاروق اعظم — کمال عدالت ہیں فاروق اعظم
محبت ، صداقت ، شجاعت ، عدالت — وقار خلافت ہیں فاروق اعظم
نہ برتی کبھی دشمن سے نرمی — سراپا حمیت ہیں فاروق اعظم
ابو بکر و عثمان و حیدر کے ساتھی — خلوص رفاقت ہیں فاروق اعظم
تائید ان کی قرآن میں حق نے کی ہے — درخشاں حقیقت ہیں فاروق اعظم
ہوا ان کے فرماں سے نیل جاری — نمایاں کرامت ہیں فاروق اعظم
گریزاں ہے شیطان سائے سے ان کے — نبوت کی ہیبت ہیں فاروق اعظم

محمد افضل کوٹلوی

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں سلام کا نذرانہ عقیدت

در منثور قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہُدے
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مظلومِ مدینہ داماد مصطفیٰ خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

خصوصیت: آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئیں۔

عمر مبارک: 82 بیاسی سال

دورِ خلافت: 11 سال 11 مہینہ 12 دن

شہادت: 18 ذوالحجہ 35 ہجری، مدینہ پاک میں ہوئی۔

مزار مبارک: جنت البقیع

نورِ نظرِ نبی کے درباں بنے کھڑے ہیں

نورِ نظر نبی کے درباں بنے کھڑے ہیں
کیوں اس لئے کہ خالو محصورِ اشقیاء ہے
وہ باحیاء خلیفہ وہ رحم دل خلیفہ
صبر و سکوں سے بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہے
باغی اِدھر اُدھر سے عثماں کے سر پہ پہنچے
اصہر نبی کو دیکھا خالق سے ہمنوا ہے
وہ بے گناہ زخمی دیتا ہے جاں تڑپ کر
مسلم پہ مہرباں جو ماں باپ سے سوا ہے
اے ظالمو یہی تھا اُن نیکیوں کا بدلہ
محسن کو اپنے تم نے جو ذبح کر دیا ہے
اِس قتل بے خطا کی تم کو سزا ملے گی
سب زندگی تمہاری رونے ہی میں کٹے گی

نامور مؤرخ پیر غلام دستگیر نامی

باب سخا

سر چشمۂ انعام و عطا حضرتِ عثمان
دریائے کرم باب سخا حضرت عثمان
اسلام کی تاریخ کا وہ پہلا مہاجر
وہ راہروِ و راہ صفا حضرت عثمان
وہ ناشرِ قرآن ، سبب بیعت رضواں
امت کے لئے لطفِ خدا حضرت عثمان
زر جس کا رہا وقف پئے ملتِ بیضا
وہ بندۂ تسلیم و رضا حضرت عثمان
شرماتے ہیں قدسی بھی جس انساں کی حیا سے
وہ پیکرِ تقدیس و حیا حضرت عثمان
جاں دے دی مسلمانوں کی خونریزی نہ چاہی
جاندادۂ بیداد و جفا حضرت عثمان
وہ جس کالقب صاحب نُورَین ہے تائبؔ
وہ پیکرِ اخلاص و وفا حضرت عثمان

حفیظ تائب

مردِ کامل صاحب عرفان عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

مردِ کامل صاحب عرفان عثمانِ غنی
ہیں جہانِ عشق کے سلطان عثمان غنی

تابشِ انوارِ حق اور پیکرِ صبر و رضا
سرورِ کونین کی برہان عثمان غنی

واقفِ رمزِ حقیقت محرمِ اسرارِ دین
مذہب و ایمان کی ہیں جان عثمانِ غنی

کانِ الفت شوکتِ اسلام تصویرِ حیاء
گوہرِ دیں صاحبِ ایقان عثمانِ غنی

نازشِ محبوبِ خالق فخرِ اصحابِ رسول
زینتِ دیں کاتبِ قرآن عثمان غنی

آج تک نوحہ کناں ہیں آپ کے آلام پر
اُحد و مروہ و صفا فاران عثمان غنی

اُن کا پاکیزہ لہو اوراقِ قرآن پر گرا
راہِ حق میں ہو گئے قربان عثمان غنی

ہائے مظلوم و شہید خنجر جور و جفا
اہل تسلیم و رضا کی آن عثمان غنی

کوئی مانے یا نہ مانے پر تیری جاگیر ہے
قصرِ جنت گلشنِ رضوان عثمان غنی

میں خزاں سے اس لئے ڈرتا نہیں ہوں مونسا
تم میرے گلشن کے ہو نگران عثمان غنی

ہو کرم کہ خضرؔ کی یہ منقبت کر لو قبول
از برائے خواجۂ گیہاں عثمان غنی

الفتِ عثمان غنیؓ

اللہ اللہ یہ تھی سیرتِ عثمانِ غنی
دین پر صَرف ہوئی دولتِ عثمانِ غنی
رفتہ رفتہ وہ بڑھی عظمتِ عثمانِ غنی
دونوں عالم میں ہوئی شہرتِ عثمانِ غنی
اِک ذرا بیعت رضواں کی بھی تفسیر پڑھو
بیعت اللہ کی ہے بیعتِ عثمانِ غنی
آپ نے جامعِ قرآن کا لقب پایا ہے
دین و دنیا میں بڑھی عظمتِ عثمانِ غنی
عشقِ اللہ و رسول آپ کو مل جائے گا
دِل میں داخل تو کریں الفتِ عثمانِ غنی
وہ صحابی تھے مجاہد تھے خلیفہ تھے نصیؔر
شرطِ اسلام بنے حضرت عثمانِ غنی

اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا رضی اللہ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمانِ غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمانِ غنی کا

جو دِل کو ضیاء دے جو مقدر کو جلا دے
وہ جلوہ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رخسار ہے عثمانِ غنی کا

سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں
دربار یہ دُرّ بار ہے عثمانِ غنی کا

بیمار ہے جس کو نہیں آزار محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا

اللہ غنی حد نہیں انعام وعطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمان غنی کا

رُک جائیں میرے کام حسؔن ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمانِ غنی کا

دامادِ مصطفیٰ ذوالنورین رضی اللہ عنہ

خلق پہ لطفِ خدا حضرت عثمان ہیں
جملہ مرض کی دوا درد کا درمان ہیں

دستِ شہ دو سرا جو کہ یدُ اللہ تھا
ہاتھ بنا آپ کا آپ وہ ذی شان ہیں

نورِ دل و عین ہیں صاحب نُورَین ہیں
سب کے دلِ کے چین ہیں مومنوں کی جان ہیں

گلشنِ دین کی بہار مومنوں کے تاجدار
عزت ہر ذی وقار زینتِ ایمان ہیں

آپ ممدوحِ جہاں خلقِ خدا مدح خواں
کیا ہے اگر بد گماں چند بے ایمان ہیں

حق نے وہ رتبہ دیا تم غنی ہم سب گدا
کیا کہوں میں تم ہو کیا عقل و دل حیران ہیں

جو ہیں امام انام جس کے ہم سب ہیں غلام
مرجع ہر خاص و عام حضرتِ عثمان ہیں

بابِ سخا کھل گیا دیکھا جو یہ ماجرا
غازیانِ مصطفیٰ بے سرو سامان ہیں

تم غنی سالک گدا اک نظر بہر خدا
آپ جہاں کے لئے رحمتِ رحمان ہیں

حضرت مفتی احمد یار خاں گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

حق تعالیٰ کی رضا عثمان غنیؓ ہیں

عاشق خیر الوریٰ عثمان ہیں　　جاں نثار مصطفیٰ عثمان ہیں
پیکر صدق و صفا عثمان ہیں　　مخزن لطف و عطا عثمان ہیں
بیعت رضواں سے یہ ثابت ہو گیا　　حق تعالیٰ کی رضا عثمان ہیں
فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے ہوتا ہے عیاں　　دست محبوب خدا عثمان ہیں
کیوں بغیر مصطفیٰ کرتے طواف　　جبکہ یار با وفا عثمان ہیں
ان سے کرتے ہیں فرشتے بھی حیاء　　پیکر شرم و حیا عثمان ہیں
ان کے در پر پلتے ہیں لاکھوں غریب　　چشمۂ جود و سخا عثمان ہیں
دل ہے روشن یاد ذوالنورین سے　　جلوہ مہر صفا عثمان ہیں
نام عثمان دل کی ہر دھڑکن میں ہے　　قلب افضل کی صدا عثمان ہیں

محمد افضل کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

ملی تقدیر سے مجھ کو صَحابہ کی ثنا خوانی

ملی تقدیر سے مجھ کو صَحابہ کی ثنا خوانی
ملا ہے فیض عثمانی ملا ہے فیض عثمانی

کئی دن تک رہے محصور بے دانہ و بے پانی
شہادت حضرت عثمان کی بے شک ہے لا ثانی

نبی کے نور دو لے کر وہ ذوالنورین کہلائے
انہیں حاصل ہوئی یوں قربت محبوب رحمانی

نبی نے تیرے بدلے "بیعت رضواں" میں کی بیعت
کہا قرآن نے دست ِ نبی کو دست ِ یزدانی

تمھی کو جامع قرآن کا حق نے دیا منصب
جمع قرآں کو کر کے کی عطا امت کو آسانی

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اس سے ہیں ناراض
عدو اُن کا اٹھائے گا قیامت میں پریشانی

عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں
وہی بد بخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

ہم ان کی یاد کی دھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اعدائے عثمانی

امام الاسخیا! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
قناعت ہو عنایت دَیں نہ دولت کی فراوانی

مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ
عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاج سلطانی

عُلوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے
حیا کرتی ہے مولیٰ آ پ سے مخلوق نورانی

سخن آ کر یہاں عطارؔ کا اتمام کو پہنچا
تری عظمت پہ ناطق اب بھی ہیں آیات قرآنی

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
کا بارگاہِ علی المرتضیٰ ﷺ میں سلام کا نذرانہ عقیدت

مرتضٰی شیرِ حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسل صفا وجہ وصل خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شوہر بتول داماد رسول اَخی الرسول
حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر مبارک: 63 سال

دورِ خلافت: 4 سال 9 ماہ 23 دن

ولادت باسعادت: شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔

شہادت: 21 رمضان کو فجر کے وقت مسجد کوفہ میں شہادت پائی۔

مزار مبارک: نجفِ اشرف

سہارا علی علی ﷺ

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
اہل وفا کے دل کا سہارا علی علی

رحمت نے لے لیا مجھے آغوشِ نور میں
میں نے کبھی جو رو کے پکارا علی علی

اِک کیف اِک سرور سا رہتا ہے رات دن
جب سے ہوا ہے ورد ہمارا علی علی

کعبے کے بُت گرائے نہیں اپنے ہاتھ سے
حضرت نے مسکرا کے پکارا علی علی

دنیا میں سب سے عالی گھرانے کے نور ہو
اس واسطے ہے نام تمھارا علی علی

اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی

سوئے نجف سوئے نجف جا

اے حُب وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا
ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا

چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل
اُٹھ سوئے نجف، سوئے نجف، سوئے نجف جا

آنکھوں کو بھی محروم نہ رکھ حسنِ ضیاء سے
کی دل میں اگر اے مہِ بے داغ وکلف جا

ہو جلوہ فضا صاحبِ قوسین کا نائب
ہاں تیرِ دعا بہر خدا سوئے ہدف جا

جیلاں کے شرف حضرتِ مولیٰ کے خلف ہیں
اے ناخلف اُٹھ جانب تعظیمِ خلف جا

تفضیل کا جویا نہ ہو مولا کی ولا میں
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہرِ خزف جا

مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو اے غافل
اربابِ جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا

کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسن کو
اے شیرِ خدا بہرِ مدد تیغ بکف جا

نورِ نظر ہے خاص رسالت مآب کا

نورِ نظر ہے خاص رسالت مآب کا
اونچا فلک سے مرتبہ ہے بو تراب کا

خیبر شکن ہوئے وہی داماد مصطفیٰ
کوئی جواب کیا کرے اُس لاجواب کا

عرفان و معرفت کے ستاروں میں چاند ہے
باغِ نبی میں پھول ہے حیدر گلاب کا

شاہِ نجف کے نور کی کرنیں ہیں اولیاء
پھیلا ہوا ہے نور اِسی ماہتاب کا

حق ہے علی کے ساتھ علی حق کے ساتھ ہے
فرمان ہے یہ مومنو ختمی مآب کا

بازو میں اُن کے قوتِ پروردگار ہے
پیری میں ہے عیاں وہی عالم شباب کا

نام علی سے ملتی ہے وجدان کو جلا
پُرکیف پُر سرور اسم ہے جناب کا

وردِ نبی ہو ذکرِ علی ہو زبان پر
جائے نہ کوئی ہاتھ سے لمحہ ثواب کا

انوؔر غلامِ حضرتِ مشکل کشا ہوں میں
دنیا کا غم نہ خوف ہے یومِ حساب کا

بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع البحرین کا رتبہ

بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع البحرین کا رتبہ
جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سرچشمہ

وہ ہے خاموش قرآں اور یہ قرآنِ ناطق ہے
نہیں جس دل میں یہ اس میں نہیں قرآن کا رستہ

دلہن زہراء عمر داماد اور حسنین سے بیٹے
تیری ہستی ہے اعلیٰ اور بالا تیرا کنبہ

نبی کی نیند پر اُس نے نماز عصر قرباں کی
جو حاضر کر چکا تھا اس سے پہلے جان کا ہدیہ

نہ کیونکر لوٹتا اس کے لیے ڈوبا ہوا سورج
کہ جب اُس چاند کے پہلو میں اک سورج کا تھا جلوہ

مسلمانو رسول اللہ کی الفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن ہوا بندہ

علی مشکل کشا ہیں سب کے سالک کا سہارا ہیں
ہر اِک محتاج اُن کا ہو جواں بڈھا ہو یا بچہ

ماہِ صیام آیا تیری یاد آ گئی

ماہِ صیام آیا تیری یاد آ گئی
تو نے کہاں پہ ڈیرا لگایا ہے یا علی

احمد نے تجھ کو بھائی بنایا ہے یا علی
کیا مرتبہ نصیب میں آیا ہے یا علی

ہے شان تیری ارفع و اعلیٰ بتاؤں کیا
غزوؤں میں خاص مرتبہ پایا ہے یا علی

عشقِ نبی میں دین کی عظمت کی بات کی
کنبہ لٹایا سر بھی کٹایا ہے یا علی

اپنے تو کیا ہیں غیروں پہ تیرا کرم رہا
قاتل کو تو نے دودھ پلایا ہے یا علی

آقا سے داد خوب لی خیبر کی جنگ میں
اور خطاب شیر خدا کا پایا ہے یا علی

تیری ہی برکتوں سے ولایت کا در کھلا
دنیا کو معرفت سے سجایا ہے یا علی

خنجر چلا نماز میں سجدے میں سر کٹا
تڑپی زمین عرش ہلایا ہے یا علی

خالق کے پاس رتبہ و بخشش کے واسطے
انورؔ قصیدہ آپ کا لایا ہے یاعلی

ہے حق کی عبادت زیارت علی کی

ہے جنت کی کنجی محبت علی کی ہے دوزخ کا باعث عداوت علی کی
خدا کے ولی ہیں نبی کے وصی ہیں جہاں پر عیاں ہے فضیلت علی کی
جناب رسول خدا کا ہے فرماں ہے حق کی عبادت زیارت علی کی
ہے لَحْمُكَ لَحْمِىْ حدیث پیمبر نبی جانتے ہیں حقیقت علی کی
لعاب دہن مصطفیٰ نے لگایا نہ بڑھتی بھلا کیوں بصیرت علی کی
علی قدر داں صحابہ تھے بیشک صحابہ کے دل میں تھی عزت علی کی
ابو بکر ہوں یا عمر ہوں کہ عثماں ہر اک سے ہے ثابت محبت علی کی
عطا اپنے دشمن کو تلوار کر دی ذرا دیکھئے تو شجاعت علی کی
کیا پیش خود اپنے قاتل کو شربت عدو سے بھی دیکھو مروت علی کی
ملی دو جہاں میں اسے کامرانی ہوئی جس کو حاصل حمایت علی کی
وہ دل جس میں بغض صحابہ ہو افضل سماتی نہیں اس میں الفت علی کی

محمد افضل کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

چار کا پرچار

اولوالعزم رسول چار ہیں:

نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، علیہم السلام

آسمانی کتابیں چار ہیں:

قرآن، زبور، توریت، انجیل

میرے آقا کے یار بھی چار ہیں:

صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فقہ کے امام بھی چار ہیں:

امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام شافعی امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم

میرے آقا کی بیٹیاں بھی چار ہیں:

حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

مقرب فرشتے بھی چار ہیں:

جبرائیل امین، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام

بزرگ خواتین بھی چار ہیں:

آسیہ، مریم، خدیجہ، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ایمان بالرسالت کے تقاضے بھی چار ہیں:

سرکار ﷺ کی محبت، تعظیم رسول، سنت کی پیروی، مشن رسالت کی مدد

محبت کی علامات بھی چار ہیں:

کثرت ذکر، شوق زیارت، تعظیم وتوقیر، خشوع وخضوع

جنت کی نہریں بھی چار ہیں:

شیریں پانی کی نہر، شہد کی نہر، شراب کی نہر، دودھ کی نہر

تصوف کے درجے بھی چار ہیں:

علم، عمل، اخلاص، خوف خدا

حرمت والے مہینے بھی چار:

ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب

وضو کے فرض بھی چار:

چہرہ، دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، چوتھائی سر کا مسح، دونوں پاؤں کا دھونا

سمتیں چار ہیں:

مشرق، مغرب، شمال، جنوب

اللہ میں حرف چار	حیدر میں حرف بھی چار
محمد میں حرف چار	بتول کے حرف بھی چار
کریم میں حرف چار	حسین کے حرف بھی چار
رحیم میں حرف چار	شہید کے حرف بھی چار
حکیم میں حرف چار	عابد کے حرف بھی چار
علیم میں حرف چار	جواد کے حرف بھی چار
خیبر میں حرف چار	غفور کے حرف بھی چار

چار ہی چار

احمد کا اسمِ پاک جمیع الصفات ہے
ہیں چار حرف اس میں سمجھنے کی بات ہے
اِن چار حرف ہی سے یہ کل کائنات ہے
اِن چار حرف ہی سے ہماری نجات ہے

ہیں چار حرف پاک خدا کے کلام میں
کیا پیارے چار حرف ہیں احمد کے نام میں

خالق کے حرف چار ہیں خلقت کے حرف چار
واحد کے حرف چار ہیں وحدت کے حرف چار
قادر کے حرف چار ہیں قدرت کے حرف چار
مالک کے حرف چار ہیں رحمت کے حرف چار

ہیں چار چار حرف حدیث و کلام میں
کیا پیارے چار حرف ہیں احمد کے نام میں

اللہ کے حرف چار ہیں داور کے حرف چار
واحد کے حرف چار ہیں اکبر کے حرف چار
ساقی کے حرف چار ہیں کوثر کے حرف چار
شافع کے حرف چار ہیں محشر کے حرف چار

ہیں چار چار حرف درود و سلام میں
کیا پیارے چار حرف ہیں احمد کے نام میں

کرسی کے حرف چار ہیں طوبیٰ کے حرف چار
رفرف کے حرف چار ہیں سدرہ کے حرف چار
دنیا کے حرف چار ہیں عقبیٰ کے حرف چار
بطحا کے حرف چار ہیں طیبہ کے حرف چار
حیدر کے چار چار ہیں زہرا کے نام میں
کیا پیارے چار حرف ہے احمد کے نام میں
ہیں چار حرف دیکھئے عرش عظیم میں
ہیں چار چار حرف بہشت و نعیم میں
زم زم کے چار چار ہیں دیکھو حطیم میں
ہیں چار حرف دیکھئے قرآن قدیم میں
ہیں چار چار حرف حُسین و امام میں
کیا پیارے چار حرف ہیں احمد کے نام میں
حق کے مقربین فرشتے بھی چار ہیں
اور مصطفیٰ کے پیارے خلیفے بھی چار ہیں
مذہب ہیں چار اور طریقے بھی چار ہیں
کعبہ میں اے عزیز مُصلے بھی چار ہیں
ہیں چار چار حرف رکوع و قیام میں
کیا پیارے چار حرف ہیں احمد کے نام میں

برائے ایصال ثواب

اللہ تعالیٰ جناب عبدالرحیم چغتائی (مرحوم) اور اُن کی والدہ ماجدہ مرحومہ اوران کے خاندان کے تمام افراد چھوٹوں بڑوں مردوں عورتوں بچوں بوڑھوں کو جو ایمان کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے ہیں ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو بقعۂ نور بنائے اور ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے طفیل ان کی بخشش و مغفرت فرمائے اوران کی آخرت کی تمام منزلیں آسان فرمائے اور تمام اُمتِ محمدیہ کو ثواب دارین عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

طالب دعا:

محمد مبین، محمد ندیم، محمد امین

معاون علمائے کرام ودوست احباب

مولانا حفیظ الرحمان سعیدی فیصل آباد	حاجی محمد رمضان (جدّہ) فیصل آباد
مولانا محمد افضال نقشبندی فیصل آباد	صوفی محمد مزمل نقشبندی فیصل آباد
حکیم سردار احمد قادری فیصل آباد	الطاف حسین نقشبندی فیصل آباد
مولانا محمد ارشد نقشبندی فیصل آباد	عبدالغفور نقشبندی فیصل آباد
مولانا جاوید اختر قادری فیصل آباد	ڈاکٹر محمد احمد فیصل آباد
قاری کوثر حیات اسدی فیصل آباد	علاؤالدین صابر فیصل آباد
مولانا سعید القادری فیصل آباد	اصغر علی نقشبندی فیصل آباد
مولانا عثمان صدیقی فیصل آباد	عقیل احمد شہزاد فیصل آباد
مولانا محمد اکرم چشتی فیصل آباد	پیر شیر محمد رضا فیصل آباد
مولانا ظہور احمد شاہ فیصل آباد	حکیم فریاد علی فیصل آباد
مفتی علی اکبر نقوی فیصل آباد	شاہد ندیم فیصل آباد
مفتی نصیر حسین فیصل آباد	ملک شاہد فیصل آباد

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم
Phone: 0321-7641096

SHABBIR +92 322 720 2212